Research Journal Ulum-e-Islamia
Journal Home Page: https://journals.iub.edu.pk/index.php/Ulum.e.Islamia/index
ISSN: 2073-5146(Print) ISSN: 2710-5393(Online)
E-Mail: muloomi@iub.edu.pk Vol.No: 30,Issue:01 .(January-July) 2023
Published by:Department of Islamic Studies, The Islamia University of Bahawalpur

قرآن کریم میں مستعمل لفظ "ایمان" کے منتخب اردو تراجم کا تجزیاتی مطالعہ

The word "*Iman*" used in the Holy Quran and its selected Urdu translations: an analytical study

Yasir Hussain
Research Assistant, Department of Islamic Studies, University of Sialkot.
Dr. Hafiz Muhammad Tahir Al Mustafa
Assistant Professor, Department of Islamic Studies, University of Sialkot.
tahir.almustafa@uskt.edu.pk

In the Holy Qur'an, the word "*Iman*" comes with different salutations, which convey multiple meanings. The lexicographers have enclosed all these meanings of the word "*Iman*" in the meanings of confirmation, verbal confession, and expression of humility. There are books on the uses and meanings of the word "*Iman*" in the Qur'an, but there is diversity in the translations of the word "*Iman*" at different places among the Urdu translators of the Qur'an. It is necessary to know what is the style of the translators in the Urdu translations of the word "*Iman*", what are the reasons for the variation in the translation at the same place by different translators. Moreover, knowing the nature of this difference, relevance may take place. For this purpose, five selected Urdu translations of the Qur'an, representative of the subcontinent, have been reviewed, which will clarify the linguistic evolution along with the diversity in the translation. The agreement in the translations of the word "*Iman*" will also be helpful for the agreement in the interpretation and interpretation of beliefs.

Key Words: *Iman*, Urdu Translation, Relevance.

تعارف و تمہید

قرآن کریم میں لفظ "ایمان" مختلف صلوں کے ساتھ آیا ہے جو کہ متعدد معانی کو بیان کرتا ہے۔ ماہرین لغت نے لفظ "ایمان" کے ان تمام معانی کو تصدیق، اقرار باللسان اور اظہار خشوع کے معانی میں محصور کیا ہے۔ لفظ "ایمان" کے قرآن میں استعمالات اور معانی پر کتب موجود ہیں، مگر اردو مترجمین قرآن کے ہاں مختلف مقامات پر لفظ "ایمان" کے تراجم میں تنوع پایا جاتا ہے۔ یہ بات جاننے کی

ضرورت ہے کہ لفظ "ایمان" کے اردو تراجم میں مترجمین کا کیا اسلوب ہے، مختلف مترجمین کے ہاں ایک ہی مقام پر ترجمہ میں تنوع کی وجوہات کیا ہیں۔ مزید بر آں اس اختلاف کی نوعیت کو جانتے ہوئے تطبیق کی کی صورت نکل سکتی ہے۔ اس مقصد کے لیے برصغیر کے نمائندہ پانچ منتخب اردو تراجم قرآن کا جائزہ لیا گیا ہے جو کہ ترجمہ میں تنوع کے ساتھ ساتھ لسانی ارتقاء کو بھی واضح کریں گے۔ لفظ "ایمان" کے تراجم میں تطبیق عقائد کی تشریح و تعبیر میں تطبیق کے لیے بھی ممد و معاون ثابت ہو گی۔

ایمان کا معنی و مفہوم

لفظ ایمان کے حروف اصلیہ الف، میم اور ن ہیں۔ خلیل بن احمد فراہیدی (متوفیٰ174ھ۔790ء) لکھتے ہیں " الأَمْنُ: ضدّ الخوف، والفعل منه: أمِنَ يأْمَنُ أَمْناً"[1] یعنی امن خوف کا متضاد ہے اور اس سے فعل " أمِنَ يأْمَنُ أَمْناً " آتا ہے۔ اسماعیل بن حماد جوہری (متوفیٰ393ھ۔1002ء) لکھتے ہیں "الأَمانُ والأَمانَةُ بمعنىً. وقد أَمِنْتُ فأنا آمِنٌ. وآمَنْتُ غيري، من الامن والامان. والايمان: التصديق. والله تعالى المُؤْمِنُ، لأنّه آمَنَ عبادَه من أن يظلمهم. وأصل آمَنَ أَأْمَنَ بهمزتين، ليّنت الثانية "[2] یعنی ایمان کا معنی تصدیق ہے اور اللہ تعالی مومن ہے کہ کیونکہ اس نے اپنے بندوں کو اس بات سے امن دے دیا ہے کہ وہ ان پر ظلم کرے۔ راغب اصفہانی (متوفیٰ502ھ۔1108) نے لکھا ہے کہ امن کی اصل نفس کی طمانیت اور خوف کا زائل ہونا ہے۔ والایمان یستعمل تارۃ اسما للشریعۃ التی جاء بھا محمد علیہ الصلاۃ والسلام و یوصف بہ کل من دخل فی شریعتہ مقرا باللہ وبنوتہ۔[3] لفظ ایمان اس شریعت کے لیے اسم کے طور پر مستعمل ہے جس کے ساتھ نبی اکرم ﷺ تشریف لائے۔ ہر وہ شخص جو آپ کی اللہ اور آپ ﷺ کی نبوت کا اقرار کرتے ہوئے شریعت میں داخل ہوا، اسے ایمان سے متصف کیا جاتا ہے۔

علامہ ابن منظور افریقی (متوفی ۷۱۱ھ-۱۳۱۱ء) نے لکھا ہے کہ تمام اہل لغت اور دیگر علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ ایمان سے مراد تصدیق ہے۔ ایمان کا اجمالی مفہوم یوں بیان کرتے ہیں؛

الایمان اظھار الخضوع والقبول للشریعۃلما اتی بہ النبی ، واعتقادہ و تصدیقہ بالقلب ، فمن کان علی ھذہ الصفۃ فھو مومن مسلم غیر مرتاب و لاشاک ووھو الذی یری ان اداء الفرائض واجب علیہ لایدخلہ فی ذالک ریب[4]

محمد مرتضی الزبیدی (۱۲۰۵ھ- ۱۷۹۰ء) لکھتے ہیں کہ ایمان کبھی فعل لازم کا معنی دیتا ہے اور کبھی لام اور کبھی باء کے صلہ کے ساتھ متعدی ہوتا ہے۔ اگر یہ لازم استعمال ہو تو اس کا معنی "صدق "یعنی "اس نے تصدیق کی" ہو گا۔، اگر لام کے ساتھ متعدی ہو تو پھر یہ یقین کے معنی میں ہوتا ہے اور اور جب یہ باء کے ساتھ متعدی ہو تو یہ اعتراف کے معنی میں آتا ہے جس کا مفہوم یہ بنتا ہے کہ تصدیق بغیر اعتراف کے معتبر نہیں ہوتی۔[5]

اس سے یہ مفہوم سمجھ میں آتا ہے کہ لفظ ایمان اپنے صلوں کے اعتبار سے مختلف معانی کا حامل ہے اگر یہ بغیر صلہ کے آئے تو یہ "امن میں رہنے یا امن دینے" کے معنی میں ہو گا۔ اگر یہ لام کے صلہ کے ساتھ آئے تو پھر تصدیق قلبی کے معنی میں آتا ہے اور جب یہ باء کے صلہ کے ساتھ آئے تو پھر یہ ایسی تصدیق کے معنی میں آتا ہے جس میں اعتراف بھی شامل ہو۔ اسی لیے علامہ زبیدی نے لفظ ایمان کے تین معنی بیان کیے ہیں:

ایمان بمعنی یقین و تصدیق

زبیدی اس معنی کو بیان کرتے ہوئے الازہری کا قول لکھتے ہیں :

أَصْلُ الإِيمانِ الدُّخولُ فِي صِدْقِ الأَمانَةِ الَّتِي ائْتَمَنَه اللَّهُ تعالَى عَلَيْهَا، فإِنِ اعْتَقَدَ التَّصْدِيقَ بقَلْبِه كَمَا صدَّقَ بلِسانِه فقد أَدَّى} الأَمانَةَ وَهُوَ {مُؤْمنٌ، وَمن لم يَعْتَقِدِ التَّصْدِيقَ بقلْبِه فَهُوَ غيرُ مُؤَدَ} للأَمانَةِ الَّتِي ائْتَمَنَه اللَّهُ عَلَيْهَا، وَهُوَ مُنافِقٌ، وَمَن

زَعَمَ أَنَّ الإيمَانَ هُوَ إِظْهارُ القَوْلِ دُونَ التَّصْديقِ بالقلْبِ فَهُوَ لَا يَخْلُو مِن أَنْ يكونَ مُنافِقاً أَو جَاهِلا لَا يَعْلم مَا يقولُ أَو يُقالُ لَهُ.

ایمان بمعنی اقرار باللسان

کبھی ایمان کا اطلاق اقرار باللسان پر بھی ہوتا ہے جیسے اللہ کا رشاد گرامی ہے : ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا[6] یعنی وہ زبان سے ایمان لائے اور دل سے انکار کیا۔

ایمان بمعنی اظہار خضوع و قبول شریعت

یعنی جن احکامات کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم تشریف لائے ان کو قبول کرنا اور دل سے ان پر یقین رکھنا۔[7]

سابقہ کام کا جائزہ

لفظ ایمان کے معنی و مفہوم پر قرآن کریم میں متعدد آیات ہیں۔ ذخیرہ احادیث میں بھی ایمان کے متعدد معانی بیان ہوئے ہیں۔ ایمان پر بحث کرتے ہوئے مفسرین نے لغت، کلام کے لحاظ اور لفظ "ایمان" کے صلوں کے ساتھ اس کے متعدد معانی متعین کیے ہیں۔ مگر اردو تراجم قرآن میں لفظ "ایمان" کے لیے مستعمل الفاظ، ادائیگی معنی میں کیا اسلایب اختیار کیے ہیں پر کام نہیں ہوا۔ مزید بر آں ایک ہی لفظ کے مختلف مقامات پر ادائیگی معنی میں لفظی تنوع کے کیا اثرات ہیں پر تجزیاتی مطالعہ کی ضرورت ہے۔ اس مقالہ میں لفظ "ایمان" کے اردو تراجم میں لفظی تنوع کے مقاصد، اور اثرات اور ان میں تطبیق کی صورت بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

منہج تحقیق

قرآن کریم میں لفظ "ایمان" اپنے متعلقات کے ساتھ کتنی مرتبہ آیا ہے، یہ جاننے کے لیے "المعجم المفہرس لالفاظ القرآن الکریم" سے استفادہ کیا گیا ہے۔[8]

اس مقالہ میں شاہ عبد القادر دہلوی، سر سید احمد خان، احمد رضا خان بریلوی، مولانا اشرف علی تھانوی، مولانا محمد جوناگڑھی کے اردو تراجم تجزیہ کے لیے شامل کیے گئے ہیں۔ اس تحدید کا مقصد یہ ہے کہ لفظ "ایمان" کا تعلق عقائد سے ہے تو مختلف مکاتب فکر نمائندہ علما کی فکری کاوشوں کا جائزہ لیا جاسکے۔

لفظ: ایمان" کے متعلقات کا جو معانی مترجمین نے بیان کیے ہیں ان کا بھی اجمالی جائزہ لیا گیا ہے۔

ایمان کا مفہوم: قرآن کی روشنی میں:

عربی زبان وادب جامعیت و وسعت میں اپنا ثانی نہیں رکھتی۔ قرآن کریم کے عربی مبین میں نزول نے اس کی وسعتوں میں مزید اضافہ کر دیا۔ عربی زبان کے الفاظ کے معانی کو جاننے کے لیے ادب جاہلی کے علاوہ قرآن ایک بنیادی ذریعہ ہے۔ جیسا کہ ما قبل میں بیان کیا گیا ہے کہ ایمان (آمن یومن ایمانا) سے مصدر ہے۔ اس مصدر سے قرآن میں پچیس مشتقات بیان ہوئے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے

ا: آمن، ۲:آمنت ، ۳:آمنت، ۴:آمنتم، ۵:آمنا، ۶:آمنھم، ۷: آمنوا، ۸:تومن، ۹: لتئومنن، ۱۰:تومنوا، ۱۱:تومنون، ۱۲:نومن، ۱۳: لنومنن، ۱۴:یومن، ۱۵:یومنّ، ۱۶:لیومننّ، ۱۷: لیومنن، ۱۸:یومنوا، ۱۹:یومنون، ۲۰:آمن، ۲۱:آمنوا، ۲۲: آمنا، ۲۳: آمنة، ۲۴: آمنون، ۲۵:آمنین۔[9]

قرآن مجید میں ایمان کے مشتقات جہاں بغیر صلہ کے آئے ہیں وہاں اس کے معنی امن دینا ہے۔ مثلا ارشاد باری تعالی ہے: وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ[10] ترجمہ: اور خوف سے ان کو امن دیا۔

اور جہاں صلہ باء کے ساتھ آیا ہے تو اس کے معنی اقرار و تسلیم کے ہیں یعنی تسلیم بمقابلہ انکار آیا ہے جیسے اللہ کا ارشاد ہے۔ وَيَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّنَكْفُرُ بِبَعْضٍ[11] ترجمہ: کہتے ہیں کہ ہم بعضوں پر تو ایمان لاتے ہیں اور بعضوں کے منکر ہیں۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا نُؤْمِنُ بِمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَيَكْفُرُوْنَ بِمَا وَرَاۗءَهٗ[12] ترجمہ: اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ تم ایمان لاؤ ان (تمام) کتابوں پر جو اللہ تعالیٰ نے (متعدد پیغمبروں پر) نازل فرمائی ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم (تو صرف) اس (ہی) کتاب پر ایمان لاویں گے جو ہم پر نازل کی گئی ہے (یعنی توریت) اور جتنی اس کے علاوہ ہیں ان (سب) کا انکار کرتے ہیں۔

وَقَالَتْ طَّاۗىِٕفَةٌ مِّنْ اَھْلِ الْكِتٰبِ اٰمِنُوْا بِالَّذِيْٓ اُنْزِلَ عَلَي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَجْهَ النَّهَارِ وَاكْفُرُوْٓا اٰخِرَهٗ لَعَلَّھُمْ يَرْجِعُوْنَ[13] ترجمہ: اور بعضے لوگوں نے اہل کتاب میں سے کہا کہ ایمان لے آؤ اس پر جو نازل کیا گیا ہے مسلمانوں پر (یعنی قرآن پر) شروع دن میں اور (پھر) انکار کر بیٹھو آخر دن میں (یعنی شام کو) عجب کیا وہ پھر جاویں۔

باء کے صلہ کے ساتھ لفظ ایمان کے مشتقات قرآن میں ایقان و یقین کے معنی میں بھی آتے ہیں یعنی ایسا یقین جس سے دل میں کسی قسم کا تردد باقی نہ رہے۔ جیسے اللہ کا ارشاد گرامی ہے: اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا[14] ترجمہ: پورے مومن تو وہ ہیں جو اللہ پر اور اسکے رسول (علیہ السلام) پر ایمان لائے پھر شک نہیں کیا۔

اس آیت میں ایمان کو شک کے مقابلہ میں بیان کیا گیا ہے یعنی ایمان ایسی کیفیت کا نام ہے جس میں شک و شبہ کی گنجائش نہ ہو۔

قرآن پاک میں جہاں ایمان کا لفظ بطور فعل آیا ہے اور اس کے مابعد ایمان کے اجزائے ترکیبی بیان کیے گئے ہوں وہاں بھی ایمان کا معنی بالعموم یقین ہے جیسے اللہ کا ارشاد گرامی ہے: وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَبِالْاٰخِرَةِ ھُمْ يُوْقِنُوْنَ[15] ترجمہ: اور وہ لوگ ایسے ہیں کہ یقین رکھتے ہیں (کتاب) پر بھی جو آپ کی طرف اتاری گئی ہو اور ان (کتابوں) پر بھی جو آپ سے پہلے اتاری جاچکی ہیں (ف ۷) اور آخرت پر بھی وہ لوگ یقین رکھتے ہیں۔

اس آیت میں ایمان والوں کی صفت یہ بیان کی گئی کہ وہ یقین رکھنے والے بھی ہیں۔ یہ اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ جہان لفظ ایمان اپنے متعلقات کے ساتھ آئے اور بطور فعل استعمال ہو تو اس کا ایک معنی یقین بھی ہے۔

لفظ ایمان اگر لام کے صلہ کے ساتھ آئے تو اس کے معنی کے تین احتمال ہیں:

بات مان لینے اور اطاعت و انقیاد کے لیے: جیسے اللہ کا ارشاد گرامی ہے: قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ لَكَ وَاتَّبَعَكَ الْاَرْذَلُوْنَ[16] ترجمہ: وہ لوگ کہنے لگے کہ کیا ہم تم کو مانیں گے حالانکہ رذیل لوگ تمہارے ساتھ ہو لیے ہیں۔

- تصدیق کے معنی کے لیے، جیسے اللہ کا ارشاد ہے: وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ جَهْرَةً[17] ترجمہ: اور جب تم لوگوں نے (یوں) کہا کہ اے موسیٰ ہم ہر گز نہ مانیں گے تمہارے کہنے سے یہاں تک کہ ہم (خود) دیکھ لیں اللہ تعالیٰ کو علانیہ طور پر۔
- لام کے صلہ کے ساتھ ایمان اعتماد کے معنی میں بھی استعمال ہوا ہے۔ جیسے اللہ کا ارشاد گرامی ہے: وَمِنْهُمُ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ النَّبِيَّ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ اُذُنٌ ۭ قُلْ اُذُنُ خَيْرٍ لَّكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَيُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ[18] ترجمہ: ان (منافقین) میں سے بعضے ایسے ہیں کہ نبی کو ایذائیں پہنچاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ آپ ہر بات کان دے کر سن لیتے ہیں۔ آپ فرمادیجئیے کہ وہ نبی کان دے کر تو وہی بات سنتے ہیں جو تمہارے حق میں خیر (ہی خیر) ہے کہ وہ اللہ پر ایمان لاتے ہیں اور مومنین کا یقین کرتے ہیں۔

- لام کے صلہ کے ساتھ ایمان کا مفہوم کسی دوسرے پر یقین اعتماد اور اطاعت کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ان تمام معانی پر غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ معانی آپس میں مترادف ہیں۔مترجمین نے اپنے اپنے ذوق کے مطابق صلہ کا استعمال کیا ہے۔

راغب اصفہانی (متوفی ۵۰۲ھ- ۱۱۰۸ء) نے لکھا ہے کہ ایمان کے مختلف استعمالات ہیں۔ کبھی یہ شریعت اسلامیہ کے لیے بطور اسم استعمال ہوتا ہے جیسے اللہ کا ارشاد ہے:الذين آمنوا والذين هادوا والصابئون[19] اور اس صفت کے ساتھ ہر اس شخص کو متصف کیا جاسکتا ہے جو اللہ اور اس کے اقرار کے ساتھ شریعت میں داخل ہوا ہو۔ اسی پر اللہ کا یہ ارشاد بھی ہےوما يؤمن أكثرهم بالله إلا وهم مشركون۔[20]
لفظ ایمان کبھی مدح کے طور پر استعمال ہوتا ہے اور اس سے مراد علی سبیل التصدیق حق پر نفس کا یقین کرنا ہے۔اور یہ تین چیزوں کے مجموعہ کا نام ہے: تحقیق بالقلب، اقرار باللسان اور عمل بالارکان۔ اسی پر اللہ کا ارشاد ہے:والذين آمنوا بالله ورسله أولئك هم الصديقون ۔[21]
اعتقاد، سچے قول اور عمل صالح میں سے ہر کسی کو ایمان بھی کہا جاتا ہے۔ جیسے اللہ کا ارشاد ہے:وما كان الله ليضيع إيمانكم[22] ۔اس آیت میں ایمان سے مراد صلاۃ ہے۔حدیث میں حیا اور راستہ سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا بھی ایمان کی نشانی قرار دیا گیا ہے۔اس پر اللہ کا ارشاد ہے:وما أنت بمؤمن لنا ولو كنا صادقين[23] اس کا معنی ہے کہ تم ہماری تصدیق کرنے والے نہیں۔ایمان ایسی تصدیق کا نام ہے جس کے ساتھ امن ہو۔ اللہ کا ارشاد ہے:ألم تر إلى الذين أوتوا نصيبا من الكتاب يؤمنون بالجبت والطاغوت[24] یہ علی سبیل الذم مذکور ہے کہ ان کو ایسا ایمان نصیب ہوا ہے جس میں طمانیت نہیں ہے اور یہ دل کی شان نہیں ہے کہ وہ باطل پر مطمئن ہو جائے۔ اسی پر اللہ کا ارشاد ہےمن شرح بالكفر صدرا فعليهم غضب من الله ولهم عذاب عظيم[25] اور اسی طرح کہا جاتا ہے کہ کفر اور لڑائی میں آغاز ہی ان کا ایمان ہے۔[26]
قرآن کریم میں اعراب کو "آمنا" کہنے کی بجائے "اسلمنا" کہنے کی تلقین کی گئی جس سے یہ شائبہ پڑتا ہے کہ کیا اسلام اور ایمان الگ چیزیں ہیں یا مومن اور مسلم کہاں یکجا ہوتے ہیں۔صاحب لسان العرب نے اس تفریق کے متعلق تفصیلی بحث کی ہے جس کا خلاصہ پیش خدمت ہے: "اسلام اظہار خضوع اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم جو لے کر آئے ہیں اس کو قبول کرنے کا نام ہے اور اسی سے خون حرام ہوتا ہے۔ اگر اس کے ساتھ اعتقاد کا اظہار اور تصدیق بالقلب ہو تو وہ مومن اور مسلم ہو گا۔ وہ اللہ اور رسول پر بغیر کسی شک وتردد کے ایمان لانے والا ہو گا۔ مگر وہ شخص جس نے قبول شریعت کا اظہار کیا اور مکرہ یعنی قتل سے بچنے کے لیے اسلام کا اظہار کیا تو وہ ظاہر میں مسلم ہو گا مگر باطن میں غیر مصدق ہو گا۔ اسی لیے اللہ نے ایسے افراد کو ایمان سے خارج کرتے ہوئے فرمایا:" ولما يدخل الايمان في قلوبكم "یہ لوگ حقیقت میں مومن نہیں البتہ ظاہر میں ان پر مسلمانوں والے احکام جاری ہوں گے۔[27]

منتخب اردو مترجمین قرآن کے ہاں ایمان کا مفہوم

قرآن مجید میں لفظ ایمان اپنے مختلف مشتقات اور صلوں کے ساتھ مستعمل ہوا ہے۔منتخب مترجمین قرآن نے زیادہ تر لفظ "ایمان" کا ترجمہ نہیں کیا۔اس کی بہت ساری امثلہ ہیں۔صرف ایک ذکر کی جارہی ہے۔ارشاد باری تعالی ہے:

وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ[28]

شاہ عبد القادر	پر اللہ نے محبت ڈالی تمہارے دل میں ایمان کی
سرسید	اس کے دل کو ایمان سے تسلی ہے
احمد رضا	اور اس کا دل ایمان پر جما ہوا ہو
اشرف علی تھانوی	بشرطیکہ اس کا قلب ایمان پر مطمئن ہو

اور اس کا دل ایمان پر برقرار ہو	جوناگڑھی

پانچوں مترجمین نے ایمان کا ترجمہ ایمان ہی کیا ہے۔ دیگر آیات قرآنیہ میں سرسید احمد خان نے تمام مترجمین کے مقابلہ ایمان کا ترجمہ بہت کم کیا ہے۔ مترجمین نے ایمان کا ترجمہ کرتے ہوئے جو مترادفات بیان کیے ہیں ان تراجم کو بمع آیات ذکر کیا جاتا ہے۔

یقین

اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ[29]

ہم یقین لائے اللہ پر اور پچھلے دن (آخرت) پر۔ (شاہ عبد القادر)

فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا[30]

تو یقین نہیں رکھتے مگر تھوڑا۔ (احمد رضا)

خوش اعتقاد

فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ[31]

جو شخص شیطان سے بد اعتقاد ہو اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ خوش اعتقاد ہو (اشرف علی تھانوی)

اعتقاد رکھنا

اَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُوْلٍ[32]

کہ ہم کسی پیغمبر پر اعتقاد نہ لاویں (اشرف علی تھانوی)

يُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ[33]

جو بت کا اور باطل معبود کا اعتقاد رکھتے ہیں (جوناگڑھی)

اسلام

ایمان کا ترجمہ اسلام کرنا مترجمین کے ہاں مستعمل ہے۔

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ[34]

اے نبی جب آئیں تیرے پاس مسلمان عورتیں (شاہ عبد القادر)

اے نبی جب تمہارے حضور مسلمان عورتیں حاضر ہوں (احمد رضا)

اے پیغمبر جب مسلمان عورتیں آپ کے پاس (اس غرض سے) آویں (اشرف علی تھانوی)

اے پیغمبر! جب مسلمان عورتیں آپ سے ان باتوں پر بیعت کرنے آئیں (جوناگڑھی)

مان لینا

فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ[35]

سو مانو اللہ کو اور اس کے رسولوں کو۔ (شاہ عبد القادر)

اس لئے تم اللہ کو اور اس کے سب رسولوں کو مانو (جوناگڑھی)

ایمانداری

وَاِذَا لَقُوا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا [36]

جب ایمان والوں سے ملتے ہیں تو اپنی ایمانداری ظاہر کرتے ہیں (جوناگڑھی)

اعمال

وَمَا کَانَ اللّٰہُ لِیُضِیْعَ اِیْمَانَکُمْ [37]

اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال ضائع نہیں کرے گا (جوناگڑھی)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِاِیْمَانِکُمْ [38]

اللہ تمہارے اعمال کو بخوبی جاننے والا ہے (جوناگڑھی)

ایمان کا اقرار

وَاِذَا لَقُوْکُمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا 39

یہ تمہارے سامنے تو اپنے ایمان کا اقرار کرتے ہیں (جوناگڑھی)

سچا سمجھنا

قُلْ لَّا تَعْتَذِرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَکُمْ [40]

آپ (سب کی طرف سے صاف) کہہ دیجئے کہ یہ عذر پیش مت کرو ہم کبھی تم کو سچا نہ سمجھیں گے۔ (اشرف علی تھانوی)
آپ کہہ دیجئے کہ یہ عذر پیش مت کرو ہم کبھی تم کو سچا نہ سمجھیں گے (جوناگڑھی)

باور کرنا

وَلَنْ نُّؤْمِنَ لِرُقِیِّکَ حَتّٰی تُنَزِّلَ عَلَیْنَا کِتٰبًا نَّقْرَؤُہٗ [41]

ہرگز ہم نے مانے گے تیرے (آسمان پر) چڑھ جانے کو بھی یہاں تک کہ اتار لاوے تو ہم پر ایک کتاب کہ پڑھ لیں (سرسید)

ہم تو آپ کے (آسمان پر) چڑھنے کا بھی کبھی باور نہ کریں جب تک کہ (وہاں سے) آپ ہمارے پاس ایک نوشتہ نہ لا دیں جس کو ہم پڑھ بھی لیں۔ (اشرف علی تھانوی)

فَقَرَاَہٗ عَلَیْہِمْ مَّا کَانُوْا بِہٖ مُؤْمِنِیْنَ [42]

پس وہ ان کے سامنے اس کی تلاوت کرتا تو یہ اسے باور کرنے والے نہ ہوتے (جوناگڑھی)

احکام شرع کی تفصیل

مَا کُنْتَ تَدْرِیْ مَا الْکِتٰبُ وَلَا الْاِیْمَانُ [43]

اس سے پہلے نہ تم کتاب جانتے تھے نہ احکام شرع کی تفصیل (احمد رضا)

درج بالا بحث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ لفظ "ایمان" اور اس کے متعلقات کے جتنے بھی معانی بیان کیے گئے ہیں ان میں تنوع صرف معنی کے ابلاغ کی وجہ سے ہے۔ بعض مترجمین نے اس لفظ کے تراجم کرتے ہوئے اس آیت سے پیدا ہونے والے کلامی پہلو کو مد نظر رکھتے ہوئے ایسے الفاظ کا استعمال کیا ہے جس سے یہ ممکنہ اعتراض رفع ہو جاتا ہے۔

نتیجہ بحث

تمام منتخب مترجمین کے تراجم کا مقصد ایک زبان سے دوسری زبان میں معنی کا ابلاغ ہے۔

مترجمین نے اکثر مقامات پر لفظ "ایمان" کا ترجمہ نہیں کیا۔ اس کی دو وجوہات ہو سکتی ہیں۔ اول: اس لفظ پر اس قدر ابحاث ہو چکی ہیں کہ اس کے معانی زبان زد عام ہیں۔ دوم: اس کو اصطلاح تصور کرتے ہوئے اس کا ترجمہ ہی نہیں کیا گیا۔

لفظ "ایمان" کے جو بھی تراجم جس بھی صلہ کے ساتھ آئے ہیں وہ اپنا معنی بیان کرنے میں درست معلوم ہوتے ہیں۔

لفظ "ایمان" کے اردو تراجم میں اختلاف لفظی نزاع ہے جو کسی کلامی اختلاف کا باعث تو نہیں بنتا۔ البتہ بعض مترجمین نے ادائے مفہوم کے ساتھ اس آیت سے پیدا ہونے والے ممکنہ اشکال کو دور کرنے کی کوشش بھی کی ہے جسے سراہا جانا چاہیے۔

---

[1] فراہیدی، خلیل بن احمد، کتاب العین، دار مکتبۃ الهلال، بیروت، ج:8، ص؛388، س۔ن

[2] جوہری، اسماعیل بن حماد، تاج اللغۃ وصحاح العربیہ،دار العلم للمالیین، بیروت، 1407ھ،ج:5، ص:2071

[3] راغب اصفہانی، حسین بن محمد ،مفردات الفاظ القرآن، دار القلم،دمشق، 1430ھ،ص:90، 91

[4] ابن منظور افریقی، محمد بن مکرم ، لسان العرب، دار ابن جوزی، قاہرہ، 2015ء، ج :7، ص:17-16

[5] الزبیدی، محمد مرتضی، تاج العروس من جواہر القاموس، التراث العربی، کویت، 2001ء، ج: 34، ص:186

[6] المنافقون: 3

[7] الزبیدی، محمد مرتضی، تاج العروس من جواہر القاموس، ج:34، ص:187

[8] المعجم المفهرس لالفاظ القرآن ، فواد عبد الباقی کی کاوش ہے جس میں قرآن کریم کے تمام الفاظ حروف تہجی کے اعتبار سے جمع کیے گئے ہیں۔

[9] فواد عبد الباقی، المعجم المفہرس لالفاظ القرآن الکریم، دار الحدیث، قاہرہ،2001ء، ص:110-109

[10] قریش: 4

[11] النساء: 150

[12] البقرہ: 91

[13] آل عمران:72

[14] الحجرات : 15

[15] البقرہ:4

[16] الشعراء:111

[17] البقرہ: 55

[18] التوبہ:61

[19] المائدہ:69

[20] یوسف:106

[21] الحدید:19

[22] البقرہ:143

[23] یوسف:17

[24] النساء: 51

[25] النحل: 106

[26] راغب اصفہانی، حسین بن محمد ، مفردات الفاظ القرآن ، 2009ء، ص:91

[27] ابن منظور افریقی، محمد بن مکرم ، لسان العرب،ج :7، ص:18

[28] النحل: 106

[29] البقرہ:8

[30] النساء: 46

[31] البقرہ:256

[32] آل عمران:183

[33] النساء: 51

[34] الممتحنہ:12

[35] النساء:171

[36] البقرہ:76

[37] البقرہ:143

[38] النساء:25

39 آل عمران:119
40 التوبہ: 94
41 الاسراء:93
42 الشعراء: 199
43 الشوری: 52

List of Sources in Romain Script

- Al- Qurān
- Farahidi, Kahlil bin Ahamd, Kitab-ul-‘yn , Beruit: Maktabaht-ul-hilal,1984.
- Johari, Isma’il bin hammad, Taj-ul-lugah wa Sihah-ul-‘arbiyah, Beirut: Dar-ul- ‘ilm lil maliyyen, 1407.
- Ragib Asfahani, Muhammad bin Hussain, Mufradatu alfaza-ul-Qurān, Damacus: Dar-ul- Qalam ,1430 AH
- Ibn-e-Manzoor Afriqi, Muhammad bin Mukarram, Lisān-ul-‘arab, Cairo: Dar-e-Ibn-e Jouzi, 2015.
- Zubaidi, Muhammad Murtaza, Tāj-ul-‘uroos min Jawahir-ul-qamoos, Kawait: Turath al ‘arabi, 2001.
- Fawad Abdul Baqi, Al M’ujam-ul-mufahris li alfaz-il- Quān, 2001.